مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ چھ بجے شام بذریعہ فون معلوم ہوا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ اور حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امیر مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

آج بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ میں مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مجاہد انگلستان کے اعزاز میں تعلیمی اداروں کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ مولوی عبدالاحد صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں چوہدری صاحب نے مختصر تقریر کی۔ اور آخر میں جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے نصائح فرمائیں۔ اور حضرت مولوی

جلد ۳۵ | ۲۱ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۷ صفر ۱۳۶۶ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

فولاد اور ایلائیز تیار کرنے والی کمپنی

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احباب الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں۔ کہ کشید روغن کی کمپنی رجسٹری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کے حصے تقسیم کرنے کے لئے ڈائرکٹروں کی مجلس ہو رہی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پانچ لاکھ تک کی رقم کے حصے فروخت کئے جا سکتے ہیں جب تک حکومت ہند سے زیادہ حصوں کی اجازت نہ لی جائے۔ اس لئے سر دست ایک لاکھ پچاسی ہزار کے حصے کمپنی چلانے والوں کے سوا دوسرے لوگوں کو دئے جائیں گے عنقریب حکومت سے اجازت کی درخواست دی جائے گی۔ اور اجازت ملنے پر مزید حصے تقسیم کئے جائیں گے۔

تجارتی کمپنی جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس کے رجسٹری کے کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ ایک ماہ تک وہ بھی رجسٹری ہو جائیگی۔ اور پھر اس کے حصے تقسیم ہوں گے۔ ایک ماہ تک انشاء اللہ اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اب ایک تیسری کمپنی کے متعلق ریسرچ لیبارٹری غور کر رہی ہے۔ یہ کمپنی فولاد اور ایلائیز بنانے کے لئے قائم کی جائے گی۔ اس کی سکیم پر غور ہو رہا ہے۔ اور اسکی سکیم بنتے ہی اس کا اعلان ہو جائیگا۔ لیکن جلسہ پر کئی دوستوں نے شکایت کی۔ کہ انہیں وقت پر اطلاع نہیں ملی۔ اور وہ پہلی کمپنیوں میں حصے نہیں لے سکے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس کمپنی میں حصے خریدنے چاہیں۔ وہ محکمہ تجارت کو اپنے ارادہ سے جلد اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کس قدر رقم کے حصے خریدنے چاہتے ہیں۔

اس وقت ہندوستان میں اچھا فولاد تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ ریلوں پلوں اور انجنوں اور اوزاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں فولاد کی ضرورت ہے۔ اور کروڑوں روپیہ کا فولاد ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے جس کا بہت سا حصہ ہندوستان میں باہر سے آتا ہے۔

یہ کام بہت اہم ہے اور کروڑوں روپیہ تک کا کاروبار اس صنعت میں کیا جا سکتا ہے۔ اور بہت فائدہ کی امید ہے۔ یہ کمپنی اگر عمدگی سے چلائی جائے۔ تو اس میں بہت فائدہ کی امید ہے۔ اور اس میں بہت سا سرمایہ لگایا جا سکتا ہے اور ہندوستان کی آئندہ صنعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ترقی کی بہت زیادہ امید ہے۔ اس وقت اچھا فولاد صرف ٹاٹا کمپنی بناتی ہے۔ جو اربوں روپیہ کا کاروبار کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کمپنی ہندوستان میں نہیں۔ جو اچھا فولاد تیار کرتی ہے۔ مگر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا خیال ہے۔ کہ وہ نہایت اعلیٰ فولاد اور دوسرے مختلف ایلائیز تیار کر سکتی ہے۔ جو ملک کی صنعت میں بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس میں روپیہ لگانے کا خاص موقعہ ہے پہلے اسکے بھی پانچ لاکھ کے حصے فروخت ہونگے۔ اور پھر گورنمنٹ کی منظوری سے اس رقم کو بڑھا دیا جائیگا۔ یہ کام قادیان میں ہی شروع کیا جائیگا۔ اور اس کے ماہرین کے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو پہلے کاموں میں حصے نہیں ملے۔ یا جو مزید روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ جلد اپنے فیصلے سے وکیل تجارت کو اطلاع دیں۔ یہ بات یاد رہے۔ کہ یہ اعلان قانونی نہیں۔ قانونی اعلان کمپنی کے رجسٹرڈ ہونے پر ہوگا۔ اور غالباً تکمیل پر اس میں پچاس لاکھ تک سرمایہ گورنمنٹ کی اجازت سے لگایا جائیگا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

دیہاتی تبلیغ کیلئے جماعتیں واقفین بھیجیں

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ جماعتیں اکثر شکایت کرتی رہتی ہیں۔ کہ ان کو مبلغ نہیں دیئے جاتے۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسے آدمی مرکز میں بھجوائیں جو اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ ان کو ٹریننگ دیکر دیہاتی تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم وعرفان

فرمایا قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ وکذالک جعلنٰکم امۃً وسطاً لتکونوا علی الناس شہداءَ۔ یعنی ہم نے امت کو وسطی بنایا تاکہ تم لوگوں پر نگران رہو۔ اس آیت میں وسطا کے معنے درمیان کے ہیں۔ اور درمیان بلحاظ درجہ کے بھی ہو سکتا ہے اور زمانہ کے بھی بہائی لوگ دوسرے معنے لے کر یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس سے مراد صرف زمانہ ہی ہے۔ یعنی امت مسلمہ درمیانی زمانہ کی امت ہے۔ اس سے پہلے بھی امتیں ہوئی ہیں اور اس کے بعد بھی ہوں گی۔ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی زمانہ کے نبی ہیں۔ آپ کے بعد بھی نئی شریعت لانے والے نبی ہوں گے

لیکن ہم وسطا سے مراد صرف درمیانہ یعنی اعلےٰ درجہ لیتے ہیں۔ مخالف کہہ سکتا ہے کہ تمہارے معنوں کو کیا وجہ ترجیح حاصل ہے میرے معنے کیوں چسپاں نہیں ہوتے؟ یہ سوال معقول ہے کیا ہمارے واقفین اور طالب علموں میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ مخالف کے معنے کیوں درست تسلیم نہ کئے جائیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس سوال پر بعض نے جواب دینے کی کوشش کی نگران کے جوابات سے معلوم ہوا کہ اکثر نے تو سوال سمجھا ہی نہیں۔ اور جنہوں نے سمجھا ہے ان میں سے بھی اکثر صحیح جواب نہ دے سکے۔

جوابات سننے کے بعد حضور نے فرمایا بسا اوقات بہت چھوٹی سی بات ہوتی ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں جاتی۔ جواب آیت میں ہی موجود ہے مگر اس طرف کسی کی توجہ نہیں گئی۔ بے شک وسطاً کے دونوں معنے ہیں۔ لیکن آیت میں ذکر ہے جعلنٰکم امۃً وسطاً لتکونوا علی الناس شہداءً یعنی تم کو امت مسلمہ اس واسطے بنایا گیا ہے تاکہ تم لوگوں پر نگرانی کرو۔ یعنی وسطیت کو شہادت کا سبب بنایا گیا۔ اگر وسطیت بلحاظ زمانہ کے لی جائے تو آیت کا مفہوم صحیح نہیں بنتا۔ کیونکہ وسطی زمانہ میں ہونا کوئی خوبی نہیں ہے۔ اور وسطی زمانہ میں ہونے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ نگران بنے صرف اعلےٰ امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی نگرانی کرے۔ پس پہلے معنے یہاں چسپاں نہیں ہوتے صرف دوسرے ہی ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وسطیت شہادت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اعلےٰ ہونا شہادت کا موجب ہو سکتا ہے۔

سوال

اس کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہاں کذالک کیوں رکھا گیا ہے؟

جواب

فرمایا پہلی آیت میں قبلہ کا ذکر ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس طرح ہم نے تمہیں قبلہ کی ہدایت دی ہے۔ اسی طرح ہم نے تم پر یہ فضل بھی کیا ہے کہ تمہیں اعلےٰ قوم بنایا ہے

اسی طرح یا مشابہت کے لئے آتا ہے۔ یا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ایسا ہی معاملہ ہم تمہارے ساتھ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یعنی تم پر صرف ایک فضل ہم نے نہیں کیا بلکہ تم پر ہم فضل کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ مبشر احمد ونیس

انسداد فرقہ وارانہ فسادات وامداد مظلومین بہار فنڈ

فرقہ وارانہ فسادات کے مظلومین کی امداد کے سلسلہ میں ایک بڑی رقم اس وقت تک خرچ ہو چکی ہے۔ اور بہت بڑے اخراجات جو مرکز سلسلہ کی مضبوطی کے لئے نہایت ضروری اور اہم کاموں کے متعلق ہیں درپیش ہیں۔ لیکن باہر کی اطلاعات سے چندہ کی جو رفتار پائی جاتی ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مقامی جماعتوں کے عہدیداران نے اس تحریک کے متعلق زیادہ وضاحت نہیں کی جماعتوں کو آگاہ کرنے کے لئے نظارت بیت المال نے دسمبر ۱۹۴۶ء کے شروع میں وفد بھیجا تھا۔ اور اس وفد کی رپورٹ سے جو اس نے اپنے دورہ سے واپسی پر نظارت بیت المال میں پیش کی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں بعض جماعتوں اور بعض احباب نے اس تحریک کا صحیح اندازہ کر کے قربانی کی قابل تقلید مثال پیش کی ہے۔ وہاں چند افراد اور بعض جماعتوں کے ایسے عہدہ داران بھی ہیں جنہوں نے وفد کے ساتھ مجاہدانہ تعاون کرنے کی بجائے ایسا سلوک کیا۔ جس کا اثر وہاں کی جماعت کے افراد پر اس تحریک کی کامیابی کے متعلق نہایت مضر تھا۔ وفد کی یہ رپورٹ بغرض کارروائی مناسب واطلاع نظارت علیا میں بھیج دی گئی ہے

چونکہ اس تحریک کے متعلق بعض بڑی بڑی جماعتوں سے بھی ابھی تک رپورٹیں نہیں آئیں۔ اس لئے یہ مناسب اور ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہاں وفد بھیجا جائے۔ چنانچہ چوہدری عبدالباری صاحب بی۔ اے واقف زندگی نائب ناظر بیت المال اور مرزا بشیر احمد صاحب بیگ بی۔ اے نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ پروگرام ذیل کے مطابق دورہ پر جائیں گے امید کی جاتی ہے کہ جماعتہا ئے متعلقہ وفد کے ممبران سے پورا تعاون کریں گی۔ اور اس تحریک خاص میں پوری سرگرمی سے حصہ لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں گی۔ حضور کا منشاء ہے کہ قادیان سے باہر کی جماعتیں اس تحریک میں کم از کم ایک لاکھ روپیہ پیش کریں۔ اور یہ جماعتیں اپنے اس فرض سے صرف اس صورت میں ہی عہدہ برا ہو سکتی ہیں۔ کہ وہ ہر فرد سے اس کی ماہانہ آمد پر ۲۰ سے ۲۵ فیصدی تک چندہ وصول کریں۔

پروگرام دورہ وفد

مقام	تاریخ
قیام امرتسر	۲۷ تا ۲۹ جنوری
" لاہور	۳۰ تا یکم فروری
" قصور	۲ فروری
" فیروزپور "	۳ فروری
" دہلی	۴ تا ۷ فروری
" انبالہ	۸ فروری
واپسی قادیان	۹ فروری

ناظر بیت المال قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں

ایک مبشر خواب

ذیل میں عبداللہ خانصاحب کا ایک تازہ خواب شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا المصلح الموعود کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور یہ حضور کی صداقت پر دال ہے۔ وہ لکھتے ہیں "گذشتہ جمعہ مورخہ ۲۰/۱۲ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت صاحب ۴ کی ملاقات کے لئے میں گیا جب اندر گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے تھے۔ بہت ہی نورانی چہرہ تھا۔ اِدھر اُدھر دیکھا۔ بجلی نہیں تھی مگر کمرہ روشن تھا میری زبان پر جاری ہو گیا کہ

"پیرسش یادگارے بنیم"

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

عبداللہ خاں افغان صحابی قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کا

ایک تازہ رویاء

فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

فرمایا:۔ آج رات میں نے ایک رویاء دیکھا ہے۔ جو میں دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں

میں نے دیکھا کہ میں کسی جگہ پر ہوں۔ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی طرف سے مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں ان کے لئے کچھ زیور خریدوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب یہ پیغام مہاراجہ صاحب کی طرف سے لائے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ مجھے اس طرح زیور خریدنے میں تردّد ہے کیونکہ ممکن ہے۔ اگر میں زیور خریدوں تو وہ مہاراجہ صاحب کو پسند آئے یا نہ آئے۔ مگر شیخ یعقوب علی صاحب کہتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب کا یہ پیغام ہے کہ آپ اپنی مرضی سے جو زیور خریدیں گے۔ انہیں پسند ہوگا۔ اس کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے اس وقت ایسے زیورات پہنے ہوئے ہیں۔ جیسے عام طور پر راجے مہاراجے پہنتے ہیں۔ ان کا لباس بھی زرق برق ہے۔ انہوں نے آکر مجھ سے مصافحہ کیا اور میں نے ان کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ ایک طرف میں بیٹھا ہوں۔ درمیان میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور ان کے پرے شیخ یعقوب علی صاحب بیٹھے ہیں۔ اس وقت میں اپنے دل میں ارادہ کرتا ہوں۔ کہ چونکہ مہاراجہ صاحب خود آگئے ہیں۔ اس لئے اب میں ان کے سامنے ان کے لئے زیور خریدوں گا۔ اس طرح ان کی مرضی معلوم ہو جائے گی۔ میں یہ ارادہ کر ہی رہا تھا۔ کہ یکایک غیب سے ایک زیور میرے سامنے آیا۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی زیور دکھاتا ہے۔ وہ زیور ایک ہی ہے۔ اور سامنے لٹک رہا ہے۔ جیسے وہ ہوا میں معلّق ہو۔ کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ جس نے سے پکڑا ہوا ہو۔ وہ زیور عام زیورات سے بہت بڑا ہے۔ اس کی شکل اس قسم کی ہے۔ جیسے سینہ پر پہننے والے ہاروں کے نیچے ٹیکے ہوتے ہیں مگر ٹیکے تو بہت چھوٹے ہوتے ہیں مگر وہ زیور اتنا بڑا ہے۔ جیسے زرہ ہوتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے بیچ میں ایک چیز ہے جو چوکور سی ہے ☐ اس کے کنارے اُٹھے ہوئے ہیں۔ اور بیچ سے وہ خالی ہے۔ اس چوکور کے ارد گرد بیضوی شکل میں ہیرے اور زمرّد جڑے ہوئے ہیں۔ اور غالباً تین قطاروں میں ہیں۔ اس زیور کی شکل قریباً یوں بن جاتی ہے
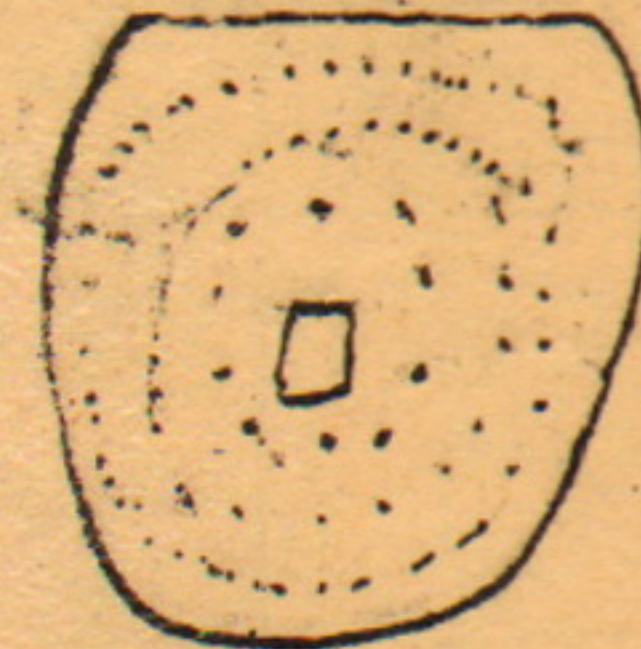
وہ ہیرے اور زمرد اتنے بڑے ہیں کہ اخروٹ سے بھی بڑے نظر آتے ہیں ایک زمرّد جو اس وقت میری آنکھ کے سامنے ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے۔ کہ میں نہایت حیرت سے اس کو دیکھتا ہوں۔ وہ سارے کے سارے ہیرے اور زمرد نہایت صاف ہیں۔ اور کوئی داغ یا نشان ان میں نہیں ہے۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ بھی اس زیور کو دیکھ رہے ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ میری لڑکی امتہ القیوم بھی آگئی ہے اور وہ زیور کو دیکھ کر کہتی ہے۔ باقی سب جگہوں پر تو ہیرے اور زمرّد جڑے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر درمیانی چوکور مربع جگہ کے اندر بھی کوئی جوہر ہوتا تب یہ زیور بہت ہی زیادہ خوبصورت نظر آتا۔ جب میری لڑکی نے یہ کہا۔ کہ اس مربعہ کے اندر بھی کوئی جوہر ہونا چاہیئے تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ چوکور سی بیچ والی چیز جس کے پہلو اٹھے ہوئے ہیں۔ اور جو بجائے سونے کے چاندی کی ہے۔ اور اس کے اندر گہرا سرخ رنگ بھرا ہوا ہے۔ اس کے اندر سے روشنی آرہی ہے۔ اس روشنی سے وہ سرخی اتنی تیز ہو جاتی ہے۔ کہ نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور ان کے ارد گرد جو ہیرے اور زمرّد دائروں کی شکل میں زیور پر جڑے ہوئے ہیں۔ وہ ان کی اولاد یا خلفاء ہیں۔ اس کے بعد میں اپنی لڑکی سے کہتا ہوں۔ اس چوکور کے اندر کسی ہیرے یا زمرد کا نہ لگنا ہی اسکی اصل خوبصورتی ہے۔ اس کے بعد میں نے اس چوکور خانہ کے اس طرف نظر ڈالی۔ جدھر سے روشنی نظر آتی ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ اس طرف نیچے کی طرف سے ایک سوراخ ہے۔ جس کے پہلو میں ایک تیز روشن بلب لگا ہوا ہے۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود بلب کھلا ہونے کے اسکی روشنی اور تو کسی طرف نہیں جاتی صرف اس چوکور کے اندر آتی ہے۔ اور اس روشنی سے اس چوکور خانہ کی سرخی اتنی تیز اور خوشنما ہو جاتی ہے۔ کہ لعل کو بھی مات کرتی ہے۔ میں اپنی لڑکی سے کہتا ہوں۔ کہ تمہارا یہ خیال کرنا کہ اس چوکور کے اندر بھی کوئی ہیرا یا زمرد ہونا چاہیئے تھا۔ تمہاری غلطی ہے۔ یہ چوکور اس کے بغیر ہی ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ دوسری چیزیں جو ہیرے اور زمرّد وغیرہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بناوٹ میں انسانی کسب کا دخل ہے۔ یعنی خلفاء اور اولاد اپنے متبوع یا اپنے آباء سے بھی علم سیکھتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر کسی کسب کا سوال نہ تھا۔ انہوں نے سب کچھ براہِ راست اللہ تعالےٰ سے سیکھا۔ اس لئے اس چوکور میں کوئی جوہر نہ چاہیئے تھا۔ جب میں یہ باتیں کہہ رہا ہوں۔ (چونکہ میری نظر ظاہر میں بھی کمزور ہے) وہ ہیرے اور زمرد جو نظر آتے ہیں۔ ان کے نیچے مجھے تو کوئی شعر نظر نہیں آتا۔ مگر مہاراجہ صاحب پٹیالہ کہتے ہیں۔ کہ ان کے نیچے کیسے عمدہ شعر لکھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہر ہیرے اور زمرّد کے نیچے ایک ایک شعر ہے۔ انہوں نے کئی شعر پڑھے اور درمیانی چوکور والا شعر بھی پڑھا۔ جب انہوں نے شعر پڑھا۔ تو وہ بہت خوش معلوم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کی تسلّی ہو گئی ہے۔ اور ان کو یہ زیور پسند آگیا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ان شعروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ہیرے کی ایک کیفیت شعر میں بیان ہوئی ہے۔ جو شعر مہاراجہ صاحب نے خالی چوکور خانہ کے نیچے پڑھا۔ اس میں سے مجھے یہ الفاظ یاد رہ گئے۔

احمدِ مختار سے مجھے

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے احمدؐ مختار کہتا ہے۔ یا یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ اصل احمدؐ مختار تھے مجھے چاہتے ہیں اور مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اس شعر کا صرف یہی حصہ یاد رہا۔ باقی شعر میں اس وقت بھول گیا ہوں۔

تعبیر فرمایا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ممکن ہے اس رویاء سے اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہو۔ کہ خود انہیں یا ان کی اولاد کو اللہ تعالےٰ ہدایت بخشے گا۔ کیونکہ کسی سے خوبصورتی لینے سے مراد ایمان نصیب ہونا ہوتا ہے۔ اور پھر ان کو ایسا زیور پسند آجانا بھی جس پر

احمدؐ مختار مجھے

کے الفاظ ہوں۔ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو یا ان کی اولاد کو ہدایت نصیب کریگا۔ اور جب تک اللہ تعالےٰ اسکی کوئی دوسری تعبیر نہ بتادے۔ بظاہر یہ رویاء مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ رؤیا دیکھا تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ ان سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اور چند سال ہوئے موجودہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ قادیان آئے بھی تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کا دوبارہ یہ نظارہ دکھانا کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ میرے ذریعہ سے زیور خریدنا چاہتے ہیں۔ پھر اس زیور کا غیب سے آنا اور اس پر ہیرے زمرد کا جڑاؤ ہونا اور ان کے نیچے ان کی کیفیت کے مطابق اشعار لکھے ہونا یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ جس کے متعلق بھی یہ رویاء ہے۔ اسے یا اس کے خاندان کے کسی اہم فرد کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ

مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں

اخبار پیغام لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر سیالکوٹ سے ایک اقتباس چھپا ہے جس کی نسبت بتایا گیا ہے کہ یہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھ کر سنایا گیا اور حاضرین اس سے بہت متأثر ہوئے۔

اس اقتباس میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ جب غیر احمدی نماز پڑھتے، روزے رکھتے۔ احکام اسلام کی پیروی کرتے ہیں۔ تو پھر مسیح موعود (علیہ السلام) کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ جواب حضور نے دیا ہے اور ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:

"اپنے تئیں صرف ظاہری صورت اسلام سے دھوکہ مت دو اور خدا کے کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے بارے میں سورہ فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی گئی ہے یعنی یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کو دی گئیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم وہ بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اس کے قانون کو توڑ دو گے کیا نطفہ کہہ سکتا ہے کہ میں باپ کے ذریعہ سے پیدا ہونا نہیں چاہتا۔ کیا کان کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہوا کے ذریعہ سے آواز کو سننا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قانون قدیمہ پر حملہ ہو۔"

اس اقتباس کے پیش کرنے والے اور ان کے ہمنوا مندرجہ بالا سطور پر غور فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں بتایا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ اپنے زمانہ کے معترضین کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ (۱) بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو (۲) لہٰذا ضرور ہوا کہ یقین اور محبت کے مرتبے پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں۔ جن سے تم (اے معترضین منکرین) وہ نعمتیں پاؤ" اور یہ فقرہ گزشتہ انبیاء کی نسبت نہیں ہے کیونکہ وہ تو ان کے منکر تھے نہ ان کی ضرورت نہ گردانتے تھے بلکہ (۱) سورہ فاتحہ میں دعا سکھلائی گئی اور (۲) اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قانون قدیمہ پر حملہ ہو۔ فرما کر یہ بتلا دیا ہے کہ میں موجودہ اور آئندہ زمانہ کی نسبت تم سے بات کر رہا ہوں۔ "جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ" سے اور بھی تعیین ہوتی ہے۔ اور سوال تو مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کی نسبت تھا۔ اور جواب انبیاء کی آمد ضروری ہے سے دیا جا رہا ہے پس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ انبیاء میں شمار نہیں کرتے ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اس اقتباس میں "یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے" والا فقرہ اس امر پر روشنی ڈال رہا ہے کہ انبیاء صرف وہی نہیں جو شریعت و کتاب لے کر آئیں۔ بلکہ ایسے انبیاء بھی ہیں جو یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے آتے ہیں۔ فتدبر۔ اکمل

سالانہ رپورٹ بیعت بابت سال ۱۹۴۶ء

سال زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰۷۴ نئے احباب احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ۶۰۷ احباب مختلف ممالک بیرون ہند کے باشندے ہیں اور ۲۴۶۷ بیعت کنندگان اندرون ہند کے رہنے والے ہیں اندرون اور بیرون ہند کی حلقہ وار تفصیل پیش کرنے سے پہلے بیعت کے متعلق چند ایک ضروری امور احباب کی اطلاع اور توجہ کے لئے درج ذیل ہیں۔

بیرون ہند کی بیعت زیادہ تر مرکزی مبلغین کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

اندرون ہند میں پنجاب ریاست جموں کشمیر بنگال و آسام اور سندھ نے باقی صوبجات کی نسبت نمایاں کام کیا ہے۔ ان صوبجات کی بیعت علی الترتیب ۱۲۰۴-۱۷۹-۱۶۴-اور ۱۳۲ ہے باقی صوبجات کا کام معمولی ہے۔ اسی طرح جماعتی جدوجہد کو دیکھا جائے تو بہت کم جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ کی ہو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ جماعتیں رفتار بیعت کو اس نسبت سے ترقی دیں کہ سال میں ان کی تعداد دوگنی ہو جائے۔ بہت کم جماعتوں نے اس طرف کما حقہ توجہ فرمائی ہے البتہ رہتک کی جماعت نے اس لحاظ سے قابل رشک کام کیا ہے۔ اور اس جماعت کی موجودہ تعداد سابقہ حالی کی تعداد سے دوگنی سے بھی زیادہ ہے

اس جماعت کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں نے بھی بیعت کے لحاظ سے اچھا کام کیا ہے قادیان رو ڈہ - لاہور۔ مہا مدی۔ ڈوگراں - غیبو دالی پھیروچیچی چارکوٹ کشمیر۔ محمد آباد اسٹیٹ سندھ - دہلی۔ حیدرآباد سندھ۔ کانپور شکار۔ ردیچ ریاست بہاولپور۔ ڈیرہ بابا نواز ضلع سیالکوٹ کلکتہ۔ گوئی لنگو رٹھ سوناگلی کشمیر۔ برہمن بڑیہ

اب ہم انفرادی جدوجہد کو دیکھتے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ ہر بالغ احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں اندرون ہند کے احمدیوں میں سے صرف ۶۰۰ ۳ احمدیوں نے سال زیر رپورٹ میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ ایک ایک احمدی بنائیں گے۔ لیکن ایسے احباب کی تعداد جن کے ذریعہ سال بھر میں بیعتیں موصول ہوئیں صرف ۵۸۲ ہے۔ باقی احباب نے وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ مومن کی شان یہ ہے کہ اذا وعد وفی کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ ایفائی بھی کرتا ہے بعض دوست ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے تبلیغی جدوجہد میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے۔ یہاں تک ان میں سے بعض دوستوں کے ذریعہ دس سے تیس تک بھی بیعتیں موصول ہوئی ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء ایسے مخلصین کے نام یہ ہیں۔ مکرم اصغر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رہتک۔ ماسٹر فضل دین صاحب گکھڑ ڈیوہ۔ سیف الاسلام صاحب بنگال مولوی غلام احمد صاحب مجوکی۔ چوہدری دین محمد صاحب و خدا بخش صاحب شکار۔ احمد رشید صاحب مالابری حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ قریشی عبد الغنی صاحب دارالبرکات قادیان۔ چوہدری سلطان علی صاحب پھیروچیچی۔ میر غلام محمد صاحب بارٹی پورہ کشمیر۔ قریشی افضال احمد صاحب مرزا عبد الغنی صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ چوہدری عبد اللہ صاحب بھیبو دالی چھنیاں خواجہ برکت اللہ صاحب فیروز پور چھاؤنی۔ میاں نظام الدین صاحب ڈیرہ بابا نواز۔ ملک عنایت اللہ صاحب وزیر آباد۔ مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی قادیان۔ چوہدری عبد الغنی خان صاحب کریام۔ مرزا محمد حسین صاحب قادیان۔ حکیم قیس مینائی صاحب کراچی۔ عبد الرحیم صاحب دیانت سوڈا فیکٹری قادیان۔

بالآخر یہ نوٹ دینا ضروری ہے کہ اندرون ہند میں اس سال ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں اور کمیونسٹوں میں سے قابل ذکر تعداد احمدیت میں داخل نہیں ہوئی۔ اس لئے مبلغین اور دوستوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ انچارج دفتر بیعت قادیان

اندرون ہند

صوبہ سرحد ۳۵ - صوبہ بلوچستان ۶ - صوبہ سندھ ۱۳۲ - ریاست جموں کشمیر ۱۷۹ - راولپنڈی کیمل پور میانوالی ۱۹ - مظفر گڑھ، ملتان و ریاست بہاولپور ۹۳ - ڈیرہ غازیخان ۲ - جہلم ۱۸ - سرگودھا ۱۵۹ - جھنگ ۹ - گجرات ۹۹ - گوجرانوالہ ۷۵ شیخوپورہ ۵۵ - لائلپور ۸۴ - منٹگمری ۴۰ - سیالکوٹ ۲۰۰ - گورداسپور ۱۴۴ - امرتسر ۴۳ - لاہور ۱۰۰ - فیروزپور و ریاست فریدکوٹ ۱۷ - ہوشیارپور ۲۷ - جالندھر و ریاست کپورتھلہ ۷۴ لدھیانہ و ریاست مالیرکوٹلہ ۱۲ - ریاست پٹیالہ نابھہ و جیند ۱۷ - انبالہ ۶ - کرنال حصار رہتک گوڑگاؤں دہلی و شملہ ۹۴ - صوبہ یو۔پی ۷۵ - صوبہ بہار صوبہ اڑیسہ ۲۰ - صوبہ بنگال و آسام ۱۶۴ - صوبہ سی پی ۱۱ - ریاست حیدرآباد دکن ۸۷ - صوبہ مدراس، مالابار و ٹراونکور ۳۳ - حلقہ بمبئی ۱ - حلقہ میسور ۱ میزان ۲۴۶۷

بیرون ہند

جاوا ۲۰۱ - سماٹرا ۵۴ - سنگاپور ۴ - بورنیو ۱ - برما ۲۳ - سیلون ۵ - ۸ - ملایا ۱۶ - حبشہ ۱۳ - فلسطین ۶ - مصر ۴ - سوڈان ۲۰ - شام ۲ - سیرالیون ۷۴ - نائیجیریا ۵۶ - ٹانگانیکا ۶ - کینیا کالونی ۲ - اٹلی و سسلی ۱۰ - انگلستان ۴ ۲ - ایران ۱ میزان ۶۰۷

عبرت سامانِ بہار

اے دل تو نیز خاطرِ اینساں نگہدار
کاخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرم

(حضرت مسیح موعود)

اے برادران ملت! کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ آپ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اس وقت ملت اسلام پر ایسا نازک دور آگیا ہے۔ کہ اسلامیان سندھ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ آیا وہ جبر و تشدد کے سامنے سپر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی ہستی سے ہاتھ دھو لینا چاہتے ہیں یا کمر ہمت باندھ کر مردانہ وار ان مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے کی وجہ سے خطرہ ہرگز دور نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے۔ کانگرس سالہا سال سے ایسی چالیں چل رہی ہے۔ کہ جس سے مسلمانوں کو بے بس اور بے یار و مددگار بنا دیں انہوں نے دیکھا کہ اچھوت اگر علیحدہ حق انتخاب حاصل کر لیں۔ تو ہندو قوم بحیثیت قوم سخت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اور اچھوتوں کا مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ ہونے سے دوہرا نقصان ہوگا۔ انہوں نے اس امر کو روکنے کے لئے انتہائی جتن کئے۔ اور جب کسی طرح کام نہ بنا تو مسٹر گاندھی نے مرن برت رکھ کر پونا پیکٹ کے ذریعہ ہمیشہ کیلئے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی۔ اگرچہ مذہب کی رو سے ہندو انہیں مساوات نہیں دے سکتے۔ لیکن ظاہری طور پر ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ جن سے وہ اچھوتوں کو اپنے ساتھ رکھ سکیں۔ مسٹر گاندھی اسی وجہ سے ہریجن اخبار نکالتے ہیں۔ اور کیبنٹ مشن کے ایام میں ٹھہرتے ہیں تو بھنگیوں کی بستیوں میں تاکہ اسی طرح ایک طرف اچھوتوں کو احساس ہو۔ کہ مسٹر گاندھی ہو ان کے ساتھی اچھوتوں کو بالکل اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔ اور ان کی عزت بڑھاتے ہیں دوسری طرف انگریز قوم اور ریڈروں اور دنیا پر ظاہر ہو۔ کہ اچھوتوں اور ہندوؤں میں کوئی اختلاف نہیں۔ کبھی ان کے مندروں میں داخلہ ہندوؤں سے پانی کی اجازت دینے کے لئے قانون بناتے ہیں۔ مسلمانوں میں افتراق پیدا کر لئے اور اپنی طاقت بڑھانے کے لئے کانگرس نے صوبہ سرحد میں کیا کچھ نہیں کیا۔ اور انتخاب میں سندھ میں کس طرح پانی کی طرح روپیہ بہایا۔

اس سے قبل کانگرس کی پالیسی یہ تھی کہ اگر حکومت برطانیہ سے اختلاف ہو۔ تو عدم تعاون پر اتر آتی اور قید و بند قبول کر لیتی تھی۔ لیکن اس وقت مسٹر گاندھی۔ پنڈت نہرو مسٹر پٹیل اور مسٹر جے پرکاش نرائن اور مسز ارونا آصف علی وغیرہ کے افعال و اقوال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کانگرس اب کے تہیہ کر چکی ہے۔ کہ وہ حکومت کی باگ ڈور از خود قطعاً نہ چھوڑے گی اور اگر اختلاف ہوا تو حکومت سے پوری طرح نپٹنے کی کوشش کرے گی۔ احمد آباد۔ بمبئی کلکتہ۔ الہ آباد اور بالآخر بہار کے ہولناک واقعات سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ کہ اب زیادہ باتیں کرنے کا وقت نہیں۔ بلکہ کام کرنے اور اپنی تنظیم مضبوط کرنے کا وقت ہے۔ کیا آپ اس امر کو برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ کہ مسلمان اقلیت کے ایک صوبہ کے بعد دوسرے صوبہ میں مسلمانوں پر تباہی آئے۔ اور ہم ان کی مالی و اخلاقی مدد نہ کریں۔ اور ایسی تدابیر اختیار نہ کریں۔ کہ جن کی وجہ سے ایسی باتوں کا امکان نہ رہے۔ خدا کرے۔ کہ ایسے واقعات ہرگز رونما نہ ہوں۔ لیکن دانشمندی اور دور بینی اسی کا نام ہے۔ کہ اگر افق پر سیاہ بادل چھاتا دیکھیں۔ تو مال و متاع کو اس سے بچانے کا سامان پہلے سے ہی کر لیں۔

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بہار میں غریب مسلمانوں کو ہندو اور عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ اے برادران ملت! اگر آپ نے اس طرف توجہ دی تو ایک طرف آپ کی دینی غیرت جمیعت کافور ہو جائے گی۔ اور دوسری طرف دشمن یہ سمجھیگا۔ کہ ایک صوبہ کو ہڑپ کرنے کے بعد مجھے جلد دوسرے صوبہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ شکار آسان ہے۔ اس سے زیادہ کم عقل کوئی نہ ہوگا۔ جو یہ خیال کرے۔ کہ دشمن ملک کے سرحدی علاقہ میں پیش قدمی کر رہا ہے۔ اور میں ملک کے وسط میں اس سے دور رہوں۔ اگر کسی عمارت کو آگ لگ جائے۔ اور اُسے بجھانے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو وہ لازماً سارے علاقہ کو اپنی لپیٹوں میں لے لیگی۔ سو اے دوستو! اب بیداری کا وقت ہے نہ خواب غفلت کا۔ اور کھویا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ ہر لمحہ قیمتی ہے۔ ہماری دوستوں کی متاعِ دولت تو لٹ چکی اب ان کے متاع ایمان کو بچانے کی کوشش کرو۔ اور مال سے بھی مدد کرو۔ تا وہ کاد الفقر ان یکون کفرا کا

دارالشیوخ کے معاونین

قادیان میں یتیموں مسکینوں۔ غریبوں۔ ناداروں اور بیوگان کی پرورش و تعلیم کیلئے دارالشیوخ کے نام سے جو ادارہ قائم ہے۔ اس کی امداد کرنے والے احباب کا اعلان بعض وجوہ کی بنا پر نہیں کیا جا سکا۔ اب یہ اہتمام کیا گیا ہے۔ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء میں جن احباب نے اس ادارہ کی امداد فرمائی۔ ان کے اسمائے گرامی معہ شکریہ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور خود ان کی ضروریات کا کفیل ہو۔ آمین:-

(۱) محمد علی صاحب سکنہ سٹھیالی ضلع گورداسپور ۱/۱/- (۲) جمعدار عذیر صاحب ٹیلہ ماسٹر متصل مسجد اقصیٰ گوشت بکری ۵ سیر معہ کھال ایک عدد (۳) شیخ الطاف حسین صاحب محلہ مسجد فضل ایک روپیہ (۴) عبد الصادق صاحب محلہ مسجد فضل ایک روپیہ (۵) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد صدیق صاحب محلہ دارالرحمت پارچات غیر مستعملہ سویٹر سوتی ۳ عدد مفلر سوتی ایک عدد۔ بنیان سوتی ایک عدد (۶) ڈاکٹر بھائی محمود صاحب بذریعہ ناظر صاحب ضیافت ایک راس بکرا (۷) ملک خیر دین صاحب ۵ روپے ۵ آنے (۸) سیٹھ محمد صدیق محمد یوسف صاحبان آف کلکتہ حبک مالیتی سو روپے قسط ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء (۹) شیخ بشیر احمد صاحب دارالفتوح ایک راس چھترا (۱۰) چوہدری عبد العزیز صاحب فیروز پور شہر ۱۵ روپے (۱۱) چوہدری لال دین صاحب جان محمد صاحب چراغ صاحب سکنائے کھارا ۱۱ روپے (۱۲) برکت علی صاحب ایک روپیہ (۱۳) چوہدری غلام حسن خاں صاحب سفید پوش دارالفضل گوشت گائے ۲ سیر معہ نقد ۴ روپے (۱۴) میاں نور دین صاحب آف بینڈ کچہری حال محلہ دار العلوم گوشت بکرا السالم ۸ سیر ایک کھال و نقد ۸ روپے (۱۵) کرم شاہ صاحب محلہ دار الفضل ایک روپیہ (۱۶) نذیر بیگم صاحبہ دار العلوم ۴ روپے (۱۷) رحمت اللہ صاحب نائی دار الرحمت گوشت بکرا ۴ سیر (۱۸) محبوب عالم صاحب خالد ۱۰ روپے (۱۹) سعید اللہ صاحب ابن چوہدری علی احمد صاحب ٹھیکیدار ٹال لکڑی ۲ روپے (۲۰) حکیم عبد العزیز صاحب امام مسجد احمدیہ فیروز پور پارچات مستعملہ چار عدد (۲۱) ظفر اقبال بیگم صاحبہ بذریعہ ناظر ضیافت ۵ روپے (۲۲) والدہ صاحبہ ظفر اقبال بیگم صاحبہ ۵ روپے (۲۳) غلام محمد صاحب اختر A. P. D. N. W. R. فیروز پور دو روپے (۲۴) ملک محمد شفیع صاحب دار الانوار ۱۰ روپے (۲۵) حضرت مولوی شیر علی صاحب گوشت بکری ۳¾ سیر (۲۶) حکیم عبد القدیر صاحب کاغانی ادویہ (۲۷) میاں شہاب الدین صاحب دوکاندار ڈاب سیٹھی رام امرتسر ۱۰ روپے (۲۸) صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ ۲۵ روپے برائے بکرا (۲۹) محمد بخش صاحب ریٹائرڈ سب جج درجہ اول شکل کنڈ انبالہ ۵ روپے (۳۰) بابو سراج الدین صاحب معاون ناظر ضیافت ایک روپیہ (۳۱) عبد الغنی صاحب معرفت محمد شریف صاحب دار البرکات ایک چھترا (۳۲) مسعودہ بیگم صاحبہ دار العلوم دو روپیہ (۳۳) محمد جمیل صاحب دار الفضل لحم البقرہ ۵ سیر (۳۴) ملک عبد القادر صاحب ایک راس بکرا (۳۵) سیٹھ عثمان یعقوب صاحب ایک راس بکرا (۳۶) ملک عزیز احمد صاحب ملتانی دو روپیہ (۳۷) بابو عبد الحمید صاحب معاون ناظر ضیافت گوشت بکری ۳ سیر (۳۸) اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد ایک راس بکرا (۳۹) ملک عمر علی صاحب رئیس محلہ دار الانوار ۵۰ روپے (۴۰) اہلیہ صاحبہ سید مصطفیٰ احسینی صاحب حیدر آباد (۴۱) سیٹھ محمد سلیمان صاحب حیدر آبادی ۱۰ روپے (۴۲) شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرا ہاؤس گوجرانوالہ ۲ روپے (۴۳) بیگم بی بی صاحبہ حاکم بی بی صاحبہ عائشہ بی بی صاحبہ ۳ روپے (۴۴) ڈاکٹر محمد بشیر خان صاحب بذریعہ عبد الحق صاحب برائے بکرا ۳ روپے (۴۵) حوالدار کلرک محمد نصیب خان صاحب الو کپڑا قمیض ۳½ گز (۴۶) چوہدری نور محمد صاحب سکنہ سٹھیالی ۲ روپیہ (۴۷) میر محمد شریف صاحب ہاشمی گجو چک گوجرانوالہ پارچات مستعملہ ۶ عدد (۴۸) مولوی مہر دین صاحب دار الفضل ایک راس بکرا (۴۹) ملک ناصر احمد صاحب لالہ موسیٰ دو روپیہ (۵۰) … ذکر ۱ (۵۵) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب بورڈ آف ڈبیری لاہور دو روپیہ ۸ آنہ (۵۶) کیپٹن ملک بشیر احمد صاحب فلائنگ آفیسر پشاور ۱۰ روپے برائے بکرا (۵۷) مولوی … بخش صاحب … کاتب …

وصیتیں

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۹۶:۔ منکہ فضل دین ولد پیر بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ پور سرداراں ڈاکخانہ وڈالا بانگر ضلع گورداسپور حال محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد ایک مکان واقعہ دارالبرکات شرقی قادیان قیمتی -/۲۵۰۰ کا ہے مال مویشی -/۱۰۰ روپے کا ہے اور -/۱۰۰ روپے کی جائیداد میرے پاس ہے جو سب کل -/۲۷۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اسکے علاوہ مجھے -/۴۲ ماہوار تنخواہ اور ایک من غلہ ماہوار ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ منشی فضل دین محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری سندھ گواہ شد: عبدالمومن خاں۔ گواہ شد:۔ محمود احمد پسر موصی

نمبر ۹۵۶۷:۔ منکہ سخنی زوجہ شبراتی صاحب قوم شیخ عمر ۶۰ سال ساکن اکبر پور ضلع فرخ آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۶/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ۱۰۰ روپے اور زیور ۸۰ روپے کا ہے نقد مالک ہے کل -/۱۰/-/۱۸۰ روپے ہوئے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ سخنی موصیہ زوجہ شبراتی صاحب نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع احمدی اکبر پور۔ گواہ شد:۔ محمد امین عباس عباسی علی پور کھیڑہ۔

نمبر ۹۱۳۹:۔ منکہ سیدہ حفیظہ بیگم زوجہ فضل الرحمن صاحب چغتائی قوم سید گیلانی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالشکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۱۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور طلائی تقریباً چھ تولہ مشین سلائی ایک عدد میں کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ سیدہ حفیظہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ فضل الرحمن چغتائی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ مرزا آفتاب احمد ایڈمنسٹریٹو آفیسر پشاور صدر گواہ شد:۔ محمد نور الحق ڈی۔ اے۔ ٹی۔ ایم۔ ایس (علیگ) سردر گنج پشاور

نمبر ۹۶۷۶:۔ منکہ بشیر الدین ولد چوہدری الیاس دین صاحب موصی قوم آرائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۹/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -/۱۵۵۰ روپے ہیں۔ جو کہ میں نے مشین آٹا چالو پر خرچ کئے ہیں۔ اس آمدنی کا ماہوار حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ بشیر الدین بقلم خود موصی۔
گواہ شد:۔ سعید احمد موصی
گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی

رشتوں کی ضرورت

مندرجہ ذیل جن کے کوائف ذیل میں درج ہیں کیلئے رشتوں کی ضرورت ہے ضرورت مند اصحاب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ سے خط و کتابت کریں۔
(۱) لڑکی عمر ۱۸ سال قوم جٹ۔ میٹرک دینیات کلاس پاس کردہ ساکن قادیان
(۲) لڑکی عمر ۱۶ سال تعلیم مڈل قوم جٹ ساکن قادیان
نوٹ:۔ والد پنشنر بی۔ اے صاحب جائیداد زمیندار خاندان سے ہے اصل سکونت قادیان ہے۔ مخلص احمدی موصی صحابی ۳۱۳ سے ہے
(سردار علی شاہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان ضلع گورداسپور)

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔

قیمت یکصد قرص عـ۸ـہ اور پچاس قرص عـہ شفائی درجن ۸ر محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد	۱-۲-۰	ملیالم زبان کی بے جلد	۰-۰-۱
گجراتی ״ ״ ״	۰-۱۲-۰	کنڑی ״ ״ ״	۰-۸-۰
اردو ״ ״ بے جلد	۰-۸-۰	تیلگی ״ ״ ״ ״	۰-۸-۰
مرہٹی	۱-۰-۰		

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے۔ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ دردکمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اچھی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعضا کو دور کرکے قوت بخشتا ہے

عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ **ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب**

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو:۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں۔ ان کا علاج کیا ہوتا ہے کہ وہ پاگل خانہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے کبھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپکو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرائیں قطعی چند روز میں صحت کامل ہو جائیگی۔ قیمت دس روپے عـ۱ـہ (نوٹ) میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔ مولوی حکیم ثابت علی نبیح زبان محمود نگر ۵ لکھنؤ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ ۲۰ جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح طبی مشورہ کے مطابق تبدیلی آب و ہوا کے لئے مالیر تشریف لے گئے ہیں۔ جو کراچی سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ امید ہے کہ آپ ۲۸ جنوری کو واپس کراچی پہنچکر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ کل صبح گیارہ بجے دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کا دوسرا سیشن شروع ہو رہا ہے امید ہے کہ یہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ پہلے دو دن صرف صبح کے وقت اجلاس ہوا کرے گا۔ اس کے بعد روزانہ دو اجلاس ہوا کریں گے تاکہ کاروائی جلد ختم کی جا سکے۔ اس سیشن میں اسمبلی کے مقاصد کے متعلق پنڈت نہرو کی قرارداد پر غور و خوض کرنے کے علاوہ مسٹر سنہا کی طرف سے ایک قرارداد بھی پیش ہو گی۔ جس میں ایجنڈے پر غور کرنے والی کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے پنڈت نہرو کی طرف سے یہ تحریک بھی پیش ہو گی۔ کہ ریاستی نمائندوں سے بات چیت کرنے والی سب کمیٹی کے اختیارات بڑھا دیئے جائیں۔ تاکہ وہ بعض امور کے متعلق ریاستوں کے جن طبقوں سے بھی مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ امید ہے۔ کہ اس سیشن میں دستور ساز اسمبلی کا ایک وائس چیرمین بھی منتخب کیا جائے گا۔

بادل کوٹ۔ ۲۰ جنوری۔ گاندھی جی سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ مسٹر جناح سے سمجھوتہ کر کے ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار نہیں بنانا چاہتے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ میں کئی بار مسٹر جناح سے دوستانہ فضاء میں بات چیت کر چکا ہوں۔ لیکن کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ دراصل ہر قوم کے عوام ہی اپنے لیڈروں کو بناتے ہیں۔ لیڈر عوام کے خیالات کا ہی آئینہ ہوتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونوں کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنے لیڈروں کی طرف دیکھنے کے خود آپس میں مل جل کر رہنے کی کوشش کریں۔

کراچی ۲۰ جنوری۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رکن قاضی محمد عیسیٰ نے ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان کے متعلق کانگرس کی قرارداد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ میرا پہلا اعتراض یہ ہے۔ کہ اس قرارداد میں صوبہ یا صوبے کے کسی حصہ کو گروپ سے الگ ہونے کا اختیار دیدیا گیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے اختلافی امور کا بجائے فیڈرل کورٹ کے سامنے پیش کرنے کے کانگرس اپنے ممبروں کی کثرت آراء سے ہی فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔ ان حالات میں مسلم لیگ کے لئے اسمبلی میں شریک ہونے کا بہت کم امکان ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری۔ مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر حکومت ہند مشرقی بنگال کا دورہ کرنے کے بعد واپس دہلی پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ اقلیتوں پر ظلم کرنے سے نہ اکھنڈ ہندوستان قائم ہو گا اور نہ پاکستان۔ آپ نے کہا سختی اور مظالم کے نتیجہ میں مذہب تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جانا بزدلی کی علامت ہے۔ آپ نے اچھوتوں پر زور دیا۔ کہ انہیں مظالم کا جرأت سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنے حقوق کے لئے لڑنا چاہیئے۔

کولمبو۔ ۲۰ جنوری۔ لنکا کے وزیر صحت نے ایک بیان میں کہا۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ایشیائی ممالک میں ترقی کرنے اور متحد ہونے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ مارچ میں دہلی میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں لنکا بھی حصہ لیگا۔

لنڈن۔ ۲۰ جنوری۔ برمی وفد اور برطانوی حکومت کے مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ آج برمی وفد کے پیش کردہ میمورنڈم پر تفصیلی طور پر غور و خوض کرنا شروع کر دیا گیا۔ امید ہے۔ کہ ایک ہفتہ تک آخری فیصلہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ اس اطلاع کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے برمی وفد کے تمام مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے۔ ابھی مذاکرات اپنے ابتدائی دور میں ہیں۔ گو ان کے ختم ہونے یا ناکام ہونے کا امکان بہت کم ہے۔ لیکن اس سلسلے میں سر دست ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا مشکل ہے۔

بمبئی ۲۰ جنوری۔ کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر جوشی نے ایک بیان میں ہند چینی کے وطن پرستوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کو زبانی ہمدردی ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس معاملہ کو اتحادی اقوام کی سکیورٹی کونسل میں پیش کرنا چاہیئے۔ نیز ان کی مدد کے لئے طبی وفود بھیجنے چاہئیں۔

دہلی ۲۰ جنوری۔ صوبہ دہلی کے ہڑتال کرنے والے ٹیچروں کی ایسوسی ایشن کی کونسل آف ایکشن کا اجلاس ہوا۔ جس میں اس گفتگو پر غور کیا گیا۔ جو حال ہی میں ٹیچروں کے وفد نے مرکزی حکومت کے تعلیمی ممبر مولانا ابو الکلام آزاد سے کی تھی۔ کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سر دست ہڑتال جاری رہے۔

نانکنگ۔ ۲۰ جنوری۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ چین کی مرکزی حکومت کی طرف سے بہت جلد ایک اعلان کیا جائے گا۔ جس میں یہ بتایا جائیگا۔ کہ اب جبکہ کمیونسٹوں نے صلح کی نئی پیشکش کو بھی ٹھکرا دیا ہے۔ حکومت کی اس سلسلے میں کیا پالیسی ہو گی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ گذشتہ دنوں مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے جو تقریر کی تھی۔ روس کے مشہور اخبار پراودا نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ روس سے طے کئے ہوئے معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس کی خارجہ پالیسی بجائے اس کے امریکہ طے کرتا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری:۔ آج صبح گیارہ بجے دستور ساز اسمبلی کا دوسرا سیشن شروع ہوا۔ اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک بیان پڑھ کر سنایا جس میں اسمبلی کی نمائندہ حیثیت کی وضاحت کی گئی تھی۔ بیان میں کہا گیا۔ کہ گذشتہ دسمبر میں برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر جو بحث ہوئی تھی۔ اس سے چند غلط فہمیاں پھیلنے کا امکان ہے۔ پارلیمنٹ کے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چرچل نے کہا تھا۔ کہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی موجودہ حالت میں ملک کے سارے طبقوں کی نمائندہ نہیں ہے۔ بلکہ صرف اونچی ذات کے ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے مسٹر چرچل کا یہ بیان غلط ہے اور شرارت آمیز ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہندوستان کے مسائل کو اچھی طرح جاننے کے باوجود اصل حالات کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ۲۹۶ ممبروں نے شریک ہونا تھا۔ اس میں سے ۲۱۰ ممبر شریک ہوئے ۳۳ اچھوت ممبروں میں سے ۳۰ حاضر تھے۔ اسی طرح سکھوں کے سب نمائندے ہندوستانی عیسائیوں کے چھ اور پارسیوں کے تینوں ممبر بھی شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ چار مسلمان ممبر بھی موجود تھے۔ گو مسلم لیگ کے نمائندے شامل نہ ہوئے تھے۔ اور اس کا ہمیں افسوس ہے۔ لیکن ان کے سوا ملک کے دیگر تمام فرقوں کے سب نمائندے موجود تھے۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کہ اسمبلی ملک کی نمائندہ نہیں ہے ڈاکٹر راجندر پرشاد کے بیان کے بعد اسمبلی نے مسٹر ستیہ نارائن سنہا کی وہ قرارداد منظور کر لی۔ جس میں ایک ایسی کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ جو اسمبلی کے ایجنڈے پر غور کیا کرے گی۔ نیز اسمبلی کا سیکشنوں کے ساتھ تعلق قائم رکھے گی۔ اس کے بعد اسمبلی کے مقاصد کے متعلق پنڈت نہرو کی قرارداد پر پھر بحث شروع ہوئی